S_1996_5_755_762

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

میسرز رینیڈے مائیکرونیوٹریئنٹس وغیرہ

بنام۔

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز

10 ستمبر 1996

ایس۔پی۔بھروچا اور کے۔وینکٹاسوامی، جسٹسز

سنٹرل ایکسائز ایکٹ، 1944-سنٹرل ایکسائز ٹیرف-سرخی 31.05 "فرٹیلائزرز"-38.08 "پلانٹ گروتھ ریگولیٹرز" 38.23-" کیمیائی یا متعلقہ صنعتوں کی بقایا مصنوعات، جو کہیں اور متعین نہیں ہیں"-سنٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز کی طرف سے جاری کردہ سرکلر-مائکرو نیوٹریئنٹس-جس کی درجہ بندی 38.08 کے تحت کی گئی ہے-اپیل پر مقید کیا گیا کہ ڈیوٹی بعد کے سرکلر کے بعد 31.05 کے تحت عائد کی جاسکتی ہے-اگر بعد میں سرکلر قانون کے برخلاف ہے تو اسے واپس لینا ضروری ہے-جب تک کہ یہ عمل میں رہے ریونیو اس کا پابند ہے-یہ ریونیو کے منہ میں نہیں ہے کہ وہ انکار کرے۔بورڈ کی طرف سے اس بنیاد پر جاری کردہ سرکلر جاری کرنا کہ یہ کسی قانونی شق سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1993 دیوانی اپیل نمبر 5404 وغیرہ۔

کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (سنٹرل) اپیلیٹ ٹربیونل، نئی دہلی کے فیصلے اور حکم سے اپیل نمبر۔ ای/25/91-سی، آرڈر نمبر 179 آف 1993-سی۔

اپیل گزاروں کے لیے اے۔ہدایت اللہ جوزف ویلاپلی، سی۔اے۔سندرم، اے۔شیرازی اور مکل مدگل۔

مدعاعلیہ کی طرف سے ایم۔گوری۔شنکر مورتی، وی۔کے۔ورما اور اے۔کے۔سریواستو۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ اپیلیں ایکسائز ڈیوٹی کے مقاصد کے لیے مائکرو نیوٹریئنٹس کی درجہ بندی سے متعلق ہیں۔مائکرو نیوٹریئنٹس کیلشیم، میگنیشیم، مینگنیج، زنک آئرن، تانبے، بورون اور مولیبڈینم جیسے عناصر کے گھلنشیل نمکیات کا مرکب ہیں۔انہیں ایک وضع شدہ پروڈکٹ حاصل کرنے کے لیے بیان کردہ فیصد میں ملایا جاتا ہے جو پودوں

کی نشوونما میں مدد کرتا ہے۔اپیل کنندگان مائکرو نیوٹریئنٹس تیار کرتے ہیں۔

حقائق ایک جیسے ہونے کی وجہ سے، ہم نے دو اپیلوں میں سے ایک کا تعین کیا۔

اکتوبر 1989 سے نومبر 1989 کے عرصے کے دوران، یونین آف انڈیا کے ڈپٹی چیف کیمسٹ کے ذریعے مائکرو نیوٹریئنٹس کے نمونے لیے گئے اوران کی جانچ کی گئی، جن کا خیال تھا کہ مائکرو نیوٹریئنٹس "پلانٹ گروتھ ریگولیٹرز" نہیں ہیں۔تاہم، 6 نومبر 1989 کو، سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر نے اپیل گزاروں کو (1983 کے دیوانی اپیل نمبر 5404 میں) ایک نوٹس جاری کیا تا کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ ان کے ذریعے بنائے گئے مائکرو نیوٹریئنٹس کو عنوان 38.08.90 کے تحت "پلانٹ گروتھ ریگولیٹرز" کے طور پر کیوں درجہ بند نہیں کیا جانا چاہیے۔یکم اپریل 1986 سے 23 ستمبر 1989 کی مدت سے متعلق شوکاز نوٹس۔اپیل گزاروں نے 6 دسمبر 1989 کو کلکٹر کے سامنے ذاتی سماعت میں وجہ بتائی اور ثبوت پیش کیے۔11 دسمبر 1989 کو 6 نومبر 1989 کے شوکاز نوٹس میں ایک ضمیمہ جاری کیا گیا تھا، جس میں اپیل گزاروں کو یہ وجہ بتانے کی ضرورت تھی کہ ان کے مائکرو نیوٹریئنٹس کو عنوان 38.23 کے تحت " کیمیائی یا متعلقہ صنعتوں کی بقایا مصنوعات، جو کہیں اور متعین نہیں ہیں" کے طور پر کیوں درجہ بند نہیں کیا جانا چاہیے۔22 فروری 1990 کو، مذکورہ بالا شوکاز نوٹس کو ایک کوریجینڈم جاری کیا گیا جس میں " کیمیائی مصنوعات اور کیمیائی یا متعلقہ صنعتوں کی تیاریوں (بشمول قدرتی مصنوعات کے مرکب پر مشتمل)" کے عنوان سے مائکرو نیوٹریئنٹس کی درجہ بندی کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔14 اپریل 1990 کو اپیل گزاروں نے وجہ بتائی۔

20 جون 1990 کو سنٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز (جسے اب "بورڈ" کہا جاتا ہے) کی طرف سے ایک سرکلر (جسے اب "سابقہ سرکلر" کہا جاتا ہے) جاری کیا گیا تھا، جس میں سنٹرل ایکسائز کے مقاصد کے لیے مائکرو نیوٹریئنٹس کی درجہ بندی کے موضوع پر سنٹرل ایکسائز کے تمام کلکٹروں کو مخاطب کیا گیا تھا۔سرکلر میں کہا گیا ہے کہ مائکرو نیوٹریئنٹس کی درجہ بندی کے حوالے سے شکوک وشبہات کا اظہار کیا گیا ہے، یعنی کہ آیا انہیں سرخی 31.05 کے تحت " کھاد" کے طور پر یا سرخی 38.08 کے تحت "پلانٹ گروتھ ریگولیٹرز" کے طور پر درجہ بندی کیا جانا چاہیے۔اس معاملے کی جانچ ڈپٹی چیف کیمسٹ کے مشورے سے کی گئی تھی جس نے رائے دی تھی کہ سرخی 31.05 میں صرف ان اجزاء کا احاطہ کیا گیا ہے جن میں سے ایک عنصر نائٹروجن یا فاسفورس یا پوٹاشیم تھا۔چونکہ مائکرو نیوٹریئنٹس میں یہ نہیں ہوتے تھے، اس لیے مائکرو نیوٹریئنٹس سرخی 31.05 کے تحت کھاد کے طور پر درجہ بندی کے لائق نہیں تھے۔ڈپٹی چیف کیمسٹ کی رائے یہ تھی کہ مائکرو نیوٹریئنٹس میں دیگر عناصر ہوتے ہیں جو انہیں "پلانٹ گروتھ ریگولیٹرز" کے طور پر درجہ بندی کرنے کے

قابل بناتے ہیں۔ "مذکورہ بالا کے پیش نظر،" پہلے کے سرکلر میں کہا گیا ہے، "یہ واضح کیا گیا ہے کہ پروڈکٹ 'پلانٹ گروتھ ریگولیٹر' کی مناسب درجہ بندی سی ای ٹی کے عنوان 38.08 کے تحت ہوگی۔ پہلے کے سرکلر میں سنٹرل ایکسائز کے کلکٹروں سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اس میں موجود وضاحت کو نچلی فیلڈ فارمیشوں کے نوٹس میں لائیں اور تجارتی مفادات کو مناسب مشورہ دیں۔ پہلے کے سرکلر میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ "تمام زیر التواء جائزوں کو مذکورہ بالا بنیادوں پر حتمی شکل دی جاسکتی ہے"۔

23 جولائی 1990 کو سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر نے اپیل گزاروں کو 6 نومبر 1989 کے شوکاز نوٹس کے سلسلے میں ایک اور خط لکھا۔ اس نے 11 دسمبر 1989 کے ضمیمہ اور 22 فروری 1990 کے ضابطے کو منسوخ کر دیا، اور خود شوکاز نوٹس میں لیے گئے موقف پر واپس چلا گیا، یعنی کہ مائکرو نیوٹریئنٹس کو عنوان 30.08 کے تحت "پلانٹ گروتھ ریگولیٹرز" کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں کو سننے کے بعد کلکٹر نے 6 نومبر 1990 کو شوکاز نوٹس میں کیے گئے مطالبے کی تصدیق کی۔ اپیل گزاروں نے سنٹرل ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی جس نے اپیل کے تحت حکم کے ذریعے درجہ بندی کو برقرار رکھا لیکن مطالبہ کو شوکاز نوٹس کی تاریخ سے فوراً پہلے چھ ماہ کی مدت تک محدود کر دیا۔

اس عدالت میں اپیل دائر کرنے کے بعد، بورڈ کی طرف سے ایک سرکلر (جسے اب "بعد کا سرکلر" کہا جاتا ہے) جاری کیا گیا جو ان اپیلوں کے لیے اہم ہے۔ بعد کا سرکلر 21 نومبر 1994 کا ہے۔ سنٹرل ایکسائز کے مقاصد کے لیے مائکرو نیوٹریئنٹس کی درجہ بندی کے موضوع پر سنٹرل ایکسائز کے تمام کلکٹروں سیارسال کیا گیا۔ بعد کے سرکلر نے پہلے کے سرکلر اور اس میں موجود ہدایات کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ اس نے نوٹ کیا کہ پہلے کے سرکلر میں کہا گیا تھا کہ مائکرو نیوٹریئنٹس کو "پلانٹ گروتھ ریگولیٹرز" کے عنوان 38.08 کے تحت مناسب طور پر درجہ بندی کیا جاسکتا ہے۔ بھارتیہ مائیکرو فرٹیلائزرز مینوفیکچررز ایسوسی ایشن نے نمائندگی کی تھی کہ مائکرو نیوٹریئنٹس کو 31.05 کے عنوان کے تحت 'دیگر کھادوں' کے طور پر درجہ بند کیا جانا چاہیے اور اپنے دعوے کی حمایت میں ثبوت کے طور پر مختلف زرعی یونیورسٹیوں کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ پیش کیے تھے۔ بورڈ نے وزارت زراعت اور چیف کیمسٹ کی مشاورت سے پورے معاملے کی احتیاط سے دوبارہ جانچ پڑتال کی تھی۔ وزارت زراعت نے واضح کیا تھا کہ مائیکرو نیوٹریئنٹس کو فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر، 1985 کے تحت کھاد کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ چیف کیمسٹ نے رائے دی تھی کہ ٹیکنالوجی اور تجارت میں مائیکرو نیوٹریئنٹس کھادوں کے ساتھ ساتھ درجہ بندی کے قابل ہیں۔ سنٹرل ایکسائز ٹیرف کے تشریحی قواعد کے قاعدے 4 کے لحاظ سے، مائکرو نیوٹریئنٹس کھادوں کے طور پر درجہ بندی کے لائق ہیں۔ بعد کے سرکلر میں

مزید کہا گیا:

.4" لہذا، یہ واضح کیا جاتا ہے کہ فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر، 1985 کے گوشوارہ 1 پارٹ (اے) کے نمبر 1 (ایف) کے تحت درج مائیکرو نیوٹریئنٹس اوران کا مرکب (این۔پی۔کے۔کے ساتھ یا اس کے بغیر) جیسا کہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی طرف سے مطلع کیا گیا ہے، مناسب طور سیریل نمبر 31.05 کے تحت "دیگر کھادوں" کے طور پر درجہ بندی کے قابل ہوگا۔

.5 مندرجہ بالا وضاحت کو نچلی فیلڈ فارمیشوں کے نوٹس میں لایا جاسکتا ہے اور تجارتی مفادات کو بھی مناسب مشورہ دیا جاسکتا ہے۔

.6 بورڈ کا سابقہ سرکلر نمبر 26/90-Cx.3 تاریخ شدہ 26.6.90 متفقہ طور پر واپس لے لیا گیا ہے۔

.7 تمام زیر التواء جائزوں کو مذکورہ بالا بنیادوں پر حتمی شکل دی جاسکتی ہے۔

اپیل گزاروں نے بعد کے سرکلر کو ریکارڈ پر رکھا ہے، جو ایک حلف نامے کے ساتھ منسلک ہے، اور دلیل میں اس پر انحصار کیا ہے اور دعوی کیا ہے کہ، اس کے پیش نظر، ان کے مائکرو نیوٹریئنٹس کی درجہ بندی نہیں کی جاسکتی سوائے اس کے کہ اس میں بیان کیا گیا ہو۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ ان اپیلوں کے بعد کے ادوار کے لیے جن سے ہم ان اپیلوں میں فکر مند ہیں، ان کے مائکرو نیوٹریئنٹس کو بعد کے سرکلر کے لحاظ سے درجہ بند کیا گیا ہے۔

بعد کے سرکلر کو منسلک کرنے والے حلف نامے کے جواب میں ایک حلف نامہ ایم کے گپتا نے دائر کیا ہے، جو وزارت خزانہ، نئی دہلی کے محکمہ محصول میں ڈائریکٹر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ کی دفعہ 37 بی بورڈ کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ہدایات جاری کرے تاکہ ملک بھر میں ایکسائز ایبل سامان کی تشخیص کے یکساں عمل کو یقینی بنایا جاسکے۔ دفعہ 37 بی کو لاگو کر کے اس طرح جاری کردہ ہدایات کو "قانونی حیثیت اور اہمیت" حاصل ہوتی ہے۔ بورڈ کی طرف سے سرکلر کے بذریعے دوسری صورت میں جاری کی گئی کوئی بھی ہدایات، لیکن دفعہ 37 بی کو لاگو کیے بغیر، مشاورتی نوعیت کی ہوتی ہیں اور قانونی اہمیت نہیں رکھتی ہیں۔ اس لحاظ سے، پہلے کا سرکلر، جو دفعہ 37 بی کے تحت جاری نہیں کیا گیا تھا، اسے مشورے کے طور پر ماننا پڑا۔ ٹیرف ایکٹ میں سیکشن نوٹس اور چیپٹر نوٹس توضیعات نافذ کی گئیں۔ اس طرح، باب 31 کے نوٹ 6 نے اس مسئلے کو کنٹرول کیا۔ (اس میں کہا گیا ہے کہ 31.05 عنوان کے مقاصد کے لیے "دیگر کھادوں" کی اصطلاح صرف اس قسم کی مصنوعات پر لاگو ہوتی ہے جو کھاد کے طور پر استعمال ہوتی ہیں جن

میں کم از کم ایک ضروری جزو، نائٹروجن، فاسفورس یا پوٹاشیم ہوتا ہے۔ایسی مصنوعات جن میں یہ عناصر نہ ہوں انہیں تشریحی قواعد کے ذریعے کھاد کی قانونی تعریف کے تحت نہیں لایا جا سکا۔ پہلے اور بعد کے سرکلر، جو دفعہ 37 بی توضیعات کے تحت جاری نہیں کیے گئے تھے، محض مشاورتی نوعیت کے تھے اور ان کا کوئی قانونی اثر نہیں ہوسکتا تھا۔ مائکرو نیوٹریئنٹ مرکب کو کھاد کے طور پر شامل کرنے کے لیے باب 31 کا دائرہ کار قانون سازی کے ذریعے ہونا چاہیے نہ کہ مشاورتی سرکولر کے ذریعے۔ باب 31 کے نفاذ کے ذریعے کسی ترمیم کی عدم موجودگی میں، اپیل کنندگان اپنی مصنوعات کی درجہ بندی کے معاملے میں بعد کے سرکلر کے تحت پناہ نہیں لے سکتے تھے، جس کی درجہ بندی کا فیصلہ ٹریبونل نے پہلے ہی عدالتی طور پر 30.08.90 کے عنوان کے تحت کیا تھا۔ متعلقہ مدت کے لیے درجہ بندی کے تنازعہ کو پہلے والے سرکلر کے ذریعے حل کرنے کے بعد بعد کے سرکلر کو ماضی سے متعلق اثر نہیں دیا جا سکا۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے بعد کے سرکلر پر انحصار کیا اور آگے بڑھے، لیکن ہم نے مداخلت کی کیونکہ ہم پہلے اور بعد کے سرکلرز پر ریونیو کے فاضل وکیل کو سننا چاہتے تھے۔

ریونیو کے قابل وکیل نے پیش کیا کہ باب 31 کے نوٹ 6 کا بعد کا سرکلر "منہ میں اڑتا ہے"۔ مائکرو نیوٹریئنٹس میں کھاد دینے والے عناصر، نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشیم شامل نہیں تھے اور اس لیے بعد کے سرکلر کا ان کی درجہ بندی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ پہلے اور بعد کے دونوں سرکلر صرف مشاورتی نوعیت کے تھے کیونکہ اس کے چہرے پر یہ واضح تھا کہ وہ دفعہ 37 بی توضیعات کی درخواست کے ذریعے جاری نہیں کیے گئے تھے۔ کسی بھی صورت میں، اور یہ فرض کرتے ہوئے کہ بعد کا سرکلر دفعہ 37 بی توضیعات کے تحت جاری کیا گیا تھا، اس کا صرف ممکنہ اثر ہوسکتا ہے اور موجودہ اپیلوں میں ٹریبونل کے فیصلے کو تبدیل نہیں کرے گا۔

ہم یہ بھی شامل کر سکتے ہیں کہ ریونیو کے فاضل وکیل نے ایکسائز ایکٹ میں دفعہ 37 بی کے علاوہ کوئی شق نہیں ہے جس کے ذریعے بورڈ پہلے اور بعد کے سرکلرز جیسے سرکلرز جاری کرسکتا ہے، لیکن انہوں نے بورڈ ایکسائز ایکٹ میں دفعہ 37 بی کے متعارف ہونے سے پہلے ہی سرکلرز جاری کر رہا تھا۔

دفعہ 37 بی اس طرح پڑھتی ہے:

" دفعہ 37B مرکزی ایکسائز افسران کو ہدایت۔-سنٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 1963 (54 آف 1963) کے تحت تشکیل شدہ سنٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز، اگر وہ محصولات کی درجہ بندی میں یکسانیت کے مقصد کے لیے یا ایسی اشیا پر محصولات کے محصولات کے سلسلے میں ایسا کرنا ضروری سمجھتا ہے، تو سنٹرل ایکسائز افسران کو ایسے احکامات، ہدایات اور ہدایات جاری کرسکتا ہے جو مناسب ہوں، اور

ایسے افسران اور اس ایکٹ کے نفاذ میں ملازم دیگر تمام افراد مذکورہ بورڈ کے ایسے احکامات، ہدایات اور ہدایات پر عمل کریں گے:

بشرطیکہ اس طرح کا کوئی حکم، ہدایات یا ہدایات جاری نہیں کی جائیں گی۔

(a) تا کہ کسی مرکزی ایکسائز افسر سے کوئی خاص تشخیص کرنے یا کسی خاص معاملے کو کسی خاص طریقے سے نمٹانے کا مطالبہ کیا جا سکے؛ یا

(b) تا کہ مرکزی ایکسائز (اپیل) کے کلکٹر کے اپیل کے افعال کے استعمال میں مداخلت کی جا سکے۔

دفعہ 37 بی مرکزی ایکسائز افسران کو بورڈ آف آرڈرز، ہدایات اور ہدایات جاری کرنے پر غور کرتا ہے۔اس طرح کے احکامات، ہدایات اور ہدایات اس وقت جاری کی جانی چاہئیں جب بورڈ قابل محصول اشیا کی درجہ بندی اور اس پر ایکسائز ڈیوٹی کے نفاذ میں یکسانیت حاصل کرنے کے لیے ایسا کرنا ضروری یا مناسب سمجھے۔سنٹرل ایکسائز افسران ان احکامات، ہدایات اور ہدایات پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔احکامات، ہدایات اور ہدایات کا تعلق کسی خاص تشخیص یا کیس سے نہیں ہو سکتا یا کلکٹر کے اپیلٹ افعال میں مداخلت نہیں ہو سکتی۔

اب پہلا سوال یہ ہے کہ کیا پہلے اور بعد کے سرکلر دفعہ 37 بی کے معنی میں مرکزی ایکسائز افسران کے لیے احکامات، ہدایات یا ہدایات ہیں جن پر مرکزی ایکسائز افسران عمل کرنے کے پابند ہیں۔دونوں سرکلر سنٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز کے تمام پرنسپل کلکٹروں، سنٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز کے تمام کلکٹروں، سنٹرل ایکسائز کے تمام کلکٹروں، کسٹمز کے تمام کلکٹروں اور سنٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز (اپیلز) کے تمام کلکٹروں کو لکھے گئے ہیں۔دونوں سرکولر دوبارہ پوچھتے ہیں کہ ان کے مندرجات کو "نچلی فیلڈ فارمیشنوں کے نوٹس میں لایا جائے اور تجارتی مفادات کو بھی مناسب مشورہ دیا جا سکتا ہے"۔دونوں سرکلروں میں کہا گیا ہے کہ "تمام زیر التواء جائزوں کو مذکورہ بالا بنیادوں پر حتمی شکل دی جا سکتی ہے"۔بعد کے سرکلر میں پہلے کے سرکلر کے مندرجات کو "ہدایات" کہا گیا ہے۔دونوں سرکلر شکوک وشبہات پیدا ہونے اور بورڈ کو موصول ہونے والی نمائندگی کے تناظر میں جاری کیے گئے ہیں۔دونوں سرکلر بورڈ کی طرف سے چیف اور ڈپٹی چیف کیمسٹ اور بعد میں وزارت زراعت کی مشاورت سے جاری کیے گئے ہیں۔

ان حالات میں، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ پہلے اور بعد کے سرکلر بورڈ کی طرف سے دفعہ 37 بی توضیعات کے تحت جاری کیے گئے تھے، اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اس طرح نہیں پڑھتے اس کا مطلب یہ نہیں

ہے کہ وہ مرکزی ایکسائز افسران کو پابند نہیں کرتے ہیں یا کردار میں مشیر نہیں بنتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ 21 نومبر 1994 کے بعد مائیکرو نیوٹرینٹس پر ایکسائز ڈیوٹی صرف "دیگر کھادوں" کے عنوان سے توضیعات کے تحت عائد کی جاسکتی تھی۔اگر بعد کا سرکلر قانون کی شرائط کے منافی ہے تو اسے واپس لینا ضروری ہے۔اگرچہ بعد کا سرکلر عمل میں رہتا ہے لیکن ریونیو اس کا پابند ہوتا ہے اور اسے یہ استدعا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ یہ درست نہیں ہے۔

ہم ریونیو کے فاضل وکیل اور وزارت خزانہ کے محکمہ ریونیو میں ڈائریکٹر کے طور پر کام کرنے والے ایم کے گپتا کے حلف نامے میں اس کے برعکس پیش کیے گئے بیان کو مسترد کرتے ہیں۔کسی کو یہ سوچنا چاہیے تھا کہ وزارت خزانہ کا ایک افسر بورڈ کی طرف سے جاری کردہ سرکلرز کا زیادہ احترام کرے گا، جو وزارت خزانہ کے زیراہتمام بھی کام کرتا ہے، کیونکہ یہ وہ بورڈ ہے جسے قانون کے مطابق محصولات کی یکساں درجہ بندی کا کام سونپا گیا ہے۔اس طرح کے سرکولر کا پورا مقصد ایک یکساں عمل کو اپنانا اور تجارت کو یہ بتانا ہے کہ ایکسائز ڈیوٹی کے مقاصد کے لیے کسی خاص پروڈکٹ کے ساتھ کس طرح سلوک کیا جائے گا۔بورڈ کی طرف سے جاری کردہ سرکلر کو اس بنیاد پر مسترد کرنا ریونیو کے منہ میں نہیں ہے کہ یہ قانونی شق سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔عدالت کارروائیوں کے جیتنے یا ہارنے سے مطابقت اور نظم وضبط کی کہیں زیادہ اہمیت ہے۔

یہ دلیل کہ بعد کے سرکلر میں صرف ممکنہ عمل ہے اور یہ کہ یہ ان اپیلوں پر لاگو نہیں ہوسکتا کیونکہ ٹریبونل نے پہلے ہی ان کا فیصلہ کرلیا تھا، کو بھی مسترد کیا جانا چاہیے۔یہ ریونیو کے لیے کھلا نہیں ہے کہ وہ ایسی دلیل پیش کرے جو بورڈ کے جاری کردہ پابند سرکلر کے منافی ہو۔یہ بعد کے سرکلر کے ذریعے پابند کیے گئے نقطہ نظر پر زور دینے کے سوا نہیں رہ سکتا۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔اپیل کے تحت ٹریبونل کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔اپیل گزاروں کے ذریعہ تیار کردہ مائنکرو نیوٹرینٹس کو ایکسائز ڈیوٹی کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے اس سلسلے میں کسی حکم کی ضرورت نہیں ہے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ٹریبونل کے عبوری احکامات کے مطابق کیے گئے اور اس عدالت عبوری احکامات کے ذریعے جاری رکھے گئے ذخائر اب ان کے ذریعے واپس لیے جاسکتے ہیں۔اپیل گزاروں کی طرف سے دی گئی بینک گارنٹی، ٹریبونل کے عبوری احکامات کے مطابق اور اس عدالت عبوری احکامات کے ذریعے جاری رکھی گئی، اب خارج ہوجائے گی۔

ریونیو اپیل گزاروں کو ان اپیلوں کے مجموعی اخراجات کے طور پر 25,000 روپے (پچیس ہزار

روپے) کی رقم ادا کرے گا۔

جی۔این۔

اپیل منظور کی جاتی ہے

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24